مصنف کے اسلوب میں ہلکے پھلکے مزاح نے سفرنامے کو دل چسپ اور پُرکشش بنا دیا ہے۔ البتہ کہیں کہیں محاوروں کا نادرست استعمال اور زبان و بیان کی خامیاں بُری طرح کھٹکتی ہیں۔ سرورق، گٹ اَپ اور طباعت مناسب ہے۔(عبداللہ شاہ ہاشمی)

مجلّہ ارقم ۴، مدیر اعلیٰ: ڈاکٹر ظفر حسین ظفر۔ ناشر: دارِ ارقم ماڈل کالج، راولاکوٹ، آزاد کشمیر۔ فون: ۴۴۹۱۸-۴۴-۰۵۸۲۴۔ صفحات: ۴۳۲۔ قیمت: ۵۰۰ روپے۔

کالجوں کے رسالے عموماً ایک ہی ڈگر پر چل رہے ہوتے ہیں۔ کچھ دائیں بائیں سے چیزیں لے کر طالب علم پیش کرتے ہیں یا پھر ابتدائی درجے کی چیزیں نئی نسل کی آواز سے متعارف کراتی ہیں۔ کالج کی سرگرمیوں کی تصویریں، رپورٹیں اور حاضر ملازمت پرنسپل کی تعریف کے بہانے اور مواقع پیدا کیے جاتے ہیں۔ لیکن مجلّہ ارقم کالجوں کے رسائل میں ایک مختلف رنگ لیے ہوئے ہے۔ علمی و ادبی اور اشاعتی مراکز سے دُور دراز واقع ایک پہاڑی علاقے کے کالج نے ایک انوکھا چراغ روشن کیا ہے۔ موضوعات کا تنوع، لکھنے والوں کی کہکشاں اور مضامین کے ذائقے اس طور بہ یک وقت چلتے نظر آتے ہیں کہ ڈیڑھ سو سال پرانے کالج بھی منہ دیکھتے رہ جائیں۔

ارقم ۴ کئی حصوں پر مشتمل ہے، تقسیم دیکھیے: ● تحقیق و تنقید (سات مضامین) ● گوشۂ چراغ حسن حسرت (سات مضامین) ● کشمیریات (تین مضامین) ● گوشۂ عبدالعزیز ساحر (۱۳ مضامین) ● مشاہیر (تین مضامین) ● فکر و نظر (تین مضامین) وغیرہ۔ اس موٹی موٹی تقسیم سے حُسنِ ترتیب کا کچھ اندازہ ہو جاتا ہے لیکن تحریروں کے معیار اور تحقیق کے آہنگ سے پیدا ہونے والا احساس، کلمۂ تحسین کہے بغیر نہیں رہتا۔ مضامین علمی اور معلوماتی اعتبار سے خوب تر کا نمونہ ہیں۔ اس تمام خوب صورتی و رعنائی کے ساتھ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ مجلّہ اپنے کالج کے طالب علموں کی تحریروں کے لیے بھی کوئی گنجایش رکھتا ہے یا پھر طالب علموں کو معروف اہلِ قلم کی تحریروں کا گلدستہ پیش کرنے ہی کو اپنی ترجیح قرار دیتا ہے؟ ہمارے خیال میں دونوں کا امتزاج مناسب حل ہے، یا پھر طلبہ و طالبات کا الگ میگزین شائع کیا جائے، جیسا اورینٹل کالج کے شعبۂ اُردو میں ہے: بازیافت تحقیقی مجلّہ ہے اور سخن طلبہ و طالبات کا میگزین۔ (سلیم منصور خالد)